قرآن کا مطالبہ

کاش ڈھل جاؤں تیری خاطر کسی ترتیب میں
یوں تو اک بکھرا ہوا مجموعہ افکار ہوں میں

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم.
یاایھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطن انہ لکم عدو مبین (سورہ بقرۃ آیت ۲۰۸)

ترجمہ: ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

غافل اپنی خودی پہچان:

عربوں کا تمدن کیا تھا افریقہ کے وحشیوں کا رتبہ کیا تھا بربر کی بربریت کی داستانوں سے کون آگاہ نہ تھا۔ ترک وتاتار کی درندگی کے واقعات سے کس کے کان آشنا نہ تھے۔ مگر دیکھو کہ جب قرآن نے ان کے سر پر سایہ ڈالا تو انہی کے ہاتھوں سے عظیم الشان سلطنتوں کی بنیادیں پڑیں بڑے بڑے متمدن شہر آباد ہوئے علوم وفنون کی درسگاہیں کھلیں اور تمدن وتہذیب کے نقش ونگار اور آثار نمودار ہونے لگے۔ فلسفہ وعقل کی جلوہ آرائی ہوئی علم وفن نے ترقی کی بیسیوں نئے علوم اختراع ہوئے پچھلے علوم نے رونق تازہ پائی اور ان کی بری اور بحری تجارتوں نے دنیا کی منڈیوں پر قبضہ کرلیا۔ ان سب سے ماورا اور مادہ و مادیات سے ہٹ کر انسانی اخلاق وآداب نے اسی قرآن کی تعلیم و ہدایت سے تکمیل کا درجہ پایا اور عدل وانصاف اور اخوت ومساوات کے سبق از بر ہوئے اور اہل جہاں کی آنکھوں کو وہ منظر دکھا دیا جس کو آفرینش سے آج تک انہوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اور حسب وسعت، قومیت ووطن پستی وبلندی اور شاہی وگدائی کے ہر قسم کے نشیب وفراز کو مٹا کر قرآن والوں کی ایک برادری اور واحد قومیت پیدا کردی جس کا وطن دنیا کا ہر ملک اور جس کا مسکن دنیا کا ہر گوشہ تھا۔ (مقالات سلیمان حصہ سوم)

قرآن ہم سے مطالبہ کرتا ہے کلمہ پڑھ کر اسلام کے دائرہ میں پورے پورے داخل ہوجاؤ۔ مکمل تیار ہوجاؤ اور ہوشیار رہو کہ کہیں اپنے واضح دشمن کی چالوں میں نہ پھنس جانا۔

اب داخل ہونا انسان کا کام ہے۔ کلمہ پڑھا تو دائرہ اسلام میں داخل ہوا اب اندر جا کر اس دین کے تیار کر کے بھیجنے والے اور نافذ کر کے چلانے والے کو تو خود تلاش کرتا کہ وہ تجھے طریقے بتائے کہ کس طرح تو نے کوشش کر کے اپنی زندگی کے کامیاب مقصد کو حاصل کرنا ہے۔

وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ. (سورۃ الحج) اور محنت کرو اور اللہ کی راہ میں جیسا کہ حق ہے اس کی محنت کا اس لئے اطیعو اللہ واطیعو الرسول۔ کا سورۃ نور کے اندر قانون بنایا کیونکہ اس کے بغیر جہاد نامکمل ہے اسی وجہ سے اس کے بغیر جہاد اور کوشش کرنے والوں کے بارہ میں فرمایا۔

ماقدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ القوی عزیز۔ (سورۃ حج ۷۴)

ترجمہ: نہ قدر جانی اللہ کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ زبردست غالب ہے۔ قرآن کریم ایک دعوت کی کتاب ہے اس دعوت سے تحریک رونما ہوئی اس تحریک سے چراغ ہدایت منور ہوگیا جس نے پورے عالم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ مرحلہ وار تقاضوں کے مطابق کئی انداز سے اس کے حصے نازل ہوتے رہے لہٰذا اس سے مکمل طور پر لطف اندوزی اور استفادہ کیلئے انہی حالات کا نقشہ ذہن کی سکرین میں رکھنا پڑیگا اگر آنکھیں پرنم ہوں اور اعضاء میں برقی سرعت سے اس دعوت کو عملاً دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے یہ قدم بڑھیں گے تو ممکن نہیں کہ بحر قلب کی موجوں میں جوار باٹا پیدا نہ ہو۔ کیونکہ پانی کی قدر پانی سے محروم اور پیاسے کو ہوسکتی ہے۔

رشد وہدایت کی قدر معلوم کرنا ہو تو حق کے متلاشی کو اور علوم حربیہ کی قدر وقیمت سپاہی اور چیف کو ہوسکتی ہے۔ لیکن اگر انہی چیزوں کو انکے غیر مستحق مقام پر رکھ دیں تو وہ ظلم کے مصداق ہوگا۔ اسلامی تہذیب وتمدن کے اصول وضوابط سمجھنے کی جدوجہد وہ کرے جسے دنیا کو ایک جیتی جاگتی صورت میں پیش کرنا ہے غرض قرآن کو جس سانچے میں ڈھالیں اس کا ہر مضمون مطالبہ کرتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی منظم تحریک اور مستقل دعوت کا پروگرام ہے۔

معرفت الٰہی

قران ہم سے سب سے پہلے معرفت الٰہی کا مطالبہ کرتا ہے۔ فاعلم انه لا اله الا الله (سورۃ محمد)

جس کیلئے وہ قرآن کی ہر سورت یا ہر آیت میں اپنا تعارف کرواتا ہے ۔ امن خلق السموت والارض وانزل لکم من السماء ماء فانبتنا به حدائق ذات بهجة ما کان لکم ان تنبتوا شجرها ء اله مع الله بل قوم یعدلون۔ (سورہ النمل ۶۰)

ترجمہ: آیا کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور اتارا واسطے تمہارے آسمان سے پانی ۔ پس اگائے ہم نے ساتھ اس کے باغ رونق والے نہ قدرت تھی تم کو یہ کہ اگاؤان کے درختوں کو آیا ہے کوئی معبود اللہ کے ساتھ بلکہ وہ ایک قوم ہیں کہ پھر جاتے ہیں راہ راست سے۔

خدا کی معرفت کے حاصل ہونے کا اصلی ذریعہ قرآن حکیم ہے۔ لیکن اس مقصد کیلئے قرآن مجید کی ہر تلاوت نتیجہ خیز نہیں ہے بلکہ اس کے کچھ آداب وشرائط ہیں اگر یہ ملحوظ رکھے جائیں تو قرآن مجید سے مذکورہ مقصد حاصل ہوتا ہے اگر یہ ملحوظ نہ رکھے جائیں تو یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا۔

تزکیہ نفس:

سب سے پہلی شرط تزکیہ نفس ہے جو قرآن مجید کی ابتدائی آیات هدی للمتقین سے واضح ہوجاتی ہے۔ تزکیہ یہ ہمارے نفس کے ہر پہلو سے بحث کرتا ہے یہ ہمارے نفس کے ہر پہلو کی ایسی تربیت بھی کرتا ہے جس سے ہمارا نفس نفس مطمئنہ بن جائے۔ نفس مطمئنہ کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے علم کی بنیاد ایک ایسی مستحکم سیرت پر قائم ہوجائے کہ تنگی وفراخی اور خوف وطمع کی کوئی آزمائش بھی ہم کو اس مقام سے نہ ہٹا سکے جہاں اللہ کی شریعت نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ یہی نفس مطمئنہ تزکیہ کا اصل مقصود ہے قرآن مجید میں اس نفس مطمئنہ کا بیان ان الفاظ میں ہوا ہے۔

یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة (سورۃ الفجر ۲۷۔۲۸)

ترجمہ: اے اطمینان والی روح تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر پر وحی کا آغاز کیا تو تزکیہ نفس اس طرح کیا۔

یاایها المدثر . قم فانذر. وربک فکبر. وثیابک فطهر. ولا تمنن تستکثر. ولربک فاصبر. (سورۃ المدثر ا تا ۷)

ترجمہ: اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو پس ڈرا لوگوں کو اور پروردگار اپنے کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک کر اور پلیدی کو چھوڑ دے اور مت دے کسی کو زیادہ لینے کو اور اپنے پروردگار کیلئے صبر کر۔

تزکیہ نفس کیلئے مقولہ مشہور ہے التخلیہ قبل التحلیہ کسی چیز کو مزین بنانے کیلئے اس چیز کی صفائی ضروری ہے۔ لا اله الا الله میں پہلے تمام معبودان باطلہ کی نفی ہے شرک سے صفائی کی گئی ہے۔ پھر ایک معبود حقیقی کا اقرار ہے قرآن کے اس مطالبہ پر عمل متقین کو ہی ہوسکتا ہے غیر متقین اس سے کبھی فیض یاب نہیں ہوسکتے۔

تو پھر ایک معبود حقیقی کا اقرار کرکے جب دائرہ اسلام میں داخل ہوجائیں تو پھر ارکان اسلام کو پورا کرنا واجب ہوجاتا ہے۔ جس کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لااله الاالله وان محمد عبده ورسوله واقام الصلوة وایتاء الزکوة والحج وصوم رمضان (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عمر سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور بندے ہیں، نماز ادا کرنا، زکاۃ ادا کرنا، حج کرنا، روزے رکھنا۔

ارکان اسلام پانچ ہیں۔

توحید ورسالت، نماز، زکوۃ، روزہ، حج۔

کلمہ طیبہ میں غیر اللہ سے الوہیت کی نفی اور یہ الوہیت صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

فاعلم انه لااله الاالله (محمد ۱۹)

ترجمہ: اور جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

کلمہ طیبہ کے معانی کا علم حاصل کرنا واجب اور اسلام کے دیگر ارکان پر مقدم ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من قال لااله الا الله مخلصا دخل الجنة جو کوئی نہایت اخلاص کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

عظیم فساد:

کائنات میں سب سے بڑا اور عظیم فساد شرک ہے جس سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: ان الشرک لظلم عظیم (سورۃ لقمان) بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

شرک کی تعریف:

شرک کی صاف اور آسان تعریف یہ ہے کہ اللہ کے سوا کچھ اور لوگوں کو بھی مافوق الاسباب طریق پر حاجت روا اور مشکل کشا سمجھا جائے انہیں غائبانہ طور پر پکارا جائے ان سے استمداد و استعانت کی جائے اور ان میں خدائی صفات کا اثبات کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شرک کیلئے جنت کی حرمت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء (النساء ۴۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا اس کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کیلئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے مسلمانو!
تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

عزیزو! ہمارے لئے واجب الاطاعت دو ہی چیزیں ہیں انہی دو پر عمل کرنے کا نام اسلام اور دین ہے فرمان ربانی ہے۔ **واطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول۔** اور کئی مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے ہوئے ساتھ ہی اپنی اطاعت اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا۔

واقیموا الصلوٰۃ واتو الزکوٰۃ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون.

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

جس طرح نماز دین اسلام کا اہم رکن ہے اسی طرح زکوٰۃ بھی دین اسلام کا اہم رکن ہے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ مال و دولت معاشرے میں یوں گردش کریں جس طرح انسانی رگوں میں خون گردش کرتا ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ

تغیرات فرہانہ تیسیر جنگ عظیم کا سائرن دے رہے ہیں۔ ہر طرف آپادھاپی فتنہ فساد اور افراتفری کا عالم ہے شبانہ روز بدلتے ہوئے حالات نوجوان مسلم کو وقت شناسی کا پیغام دے رہے ہیں۔ چار سو نفسا نفسی کا عالم ہے پوری دنیا میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔

مسجدوں کو گرایا جا رہا ہے۔ کلیساؤں کو سجایا جا رہا ہے امت مسلمہ پر ظلم و جور اور جبر و تشدد کی انتہا کر دی گئی ہے۔ واقعات کی اس سنگینی میں کہ جب ہر شخص امن کا خواستگار ہے۔ امن امن کی پکار ہر طرف الامان الامان کی صدائیں کانوں تک گونج رہی ہیں یوں تیزی سے بدلتے ہوئے حالات انفروا خفافا وثقالا کا بھولا ہوا سبق دہراتے ہوئے چیخ چیخ کر چلا چلا کر صدا لگا رہے ہیں۔

اے غفلت میں مدہوش مسلمانو!
اپنے آپ سے بیگانو!

دوڑو ورنہ زمانہ چال قیامت کی چل گیا اور پکار رہے ہیں مسلمانو! ہوش کے ناخن لو تم تو وہ تھے جو اپنی جرات و بہادری ایقان و یقین غیرت ایمانی اور جذبہ شہادت سے اقوام عالم کو تسخیر کائنات کا سبق سکھاتے تھے آج اپنے ہی قبلہ اول سے محروم کر دیئے گئے ہیں برق رفتار قوم اپنی رفتار کھو چکی ہے۔

تھے وہ آباء تمہارے ہی مگر تم کیا
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

آج دنیا کو پیغام امن دینے والی قوم اقوام متحدہ کے سامنے کاسہ گدائی اٹھائے ہوئے ہے مسلمانو کیا تمہیں ان ینصروا اللہ ینصرکم کا وعدہ ذات خداوندی یاد نہیں؟ کیا تم **انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ** کا سبق بھول گئے؟

کبھی تو وہ دور تھا جب بڑے سے بڑا ظلم بھی تمہیں صدائے حق سے نہیں روک سکتا تھا کبھی تمہیں تختہ مشق بنایا جاتا تھا۔ الٹا لیٹایا جاتا تھا تختہ دار پہ لٹکایا جاتا تھا لیکن تمہارا صرف ایک ہی جواب تھا۔

جان دی ، دی ہوئی اس کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

معاملات:

عبادات کے بعد دوسرے نمبر پر معاملات ہیں معاملات میں آجکل اسلامی معاشرے میں سود خوری ایک لعنت ہے جس سے باز رہنے کا مطالبہ قرآن مجید نے کئی ایک مقامات پر کیا ہے۔ فرمایا۔ **یاایھا الذین آمنوا اتقوااللہ وذرو مابقی من الربوٰ ان کنتم مومنین** (سورۃ بقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم واقعی مسلمان ہو تو (سود کی حرمت کے بعد) جو سود تمہارا باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم یقین رکھتے ہو۔

آج کل کاروباری دنیا کی نگاہ میں سود کو بیع و شراء کی طرح ایک جائز معاملہ سمجھا جاتا ہے حالانکہ اس کو نظام معیشت میں رفعت اخلاق اور باہمی اخوت و مساوات کی بقاء کی خاطر حرام قرار دیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **احل اللہ البیع وحرم الربوٰ** (سورۃ البقرۃ)

اللہ تعالیٰ نے تجارتی خرید و فروخت کو جائز کیا ہے اور سود کو ہر حیثیت میں حرام قرار دیا ہے اور حرمت سود کے اعلان کیساتھ ساتھ گذشتہ واجب الادا سودی رقوم کے متعلق یہ بتا دیا کہ اب جو کچھ

کر چکے ہو وہ کر چکے مگر حرمت سود کے بعد اب قرضداروں پر جو سود رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو اور ہر گز نہ لو۔

سود ایک ایسا بدترین گناہ ہے جس کی قرآن وسنت میں بہت قباحت و برائی بیان کی گئی ہے۔ سود ایک ایسی بدترین معصیت ہے جس کے ارتکاب سے دنیا میں ہلاکت و بربادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور آخرت میں عذاب الیم سے دوچار ہونا پڑے گا۔

عن النبی ﷺ قال الرباء ثلاث وسبعون بابا ایسرھا مثل ان ینکح الرجل امه

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا سود کے تہتر درجے ہیں سب سے معمولی درجہ یہ ہے کہ کوئی اپنی ماں سے زنا کرے۔

آپ اندازہ لگائیں کہ فرمان رسول ﷺ کے مطابق جب سود کا سب سے کم درجہ ماں کے ساتھ زنا کرنے کے برابر ہے تو پھر اس آخری درجے سے اوپر جو باقی بہتر درجے ہیں ان کی سزا اور عقاب کس قدر سخت اور جان لیوا ہوگی۔ (نعوذ باللہ من ذالك) دراصل سود خور انسان دولت و دنیا کے خمار میں ایسا بدمست ہوتا ہے کہ وہ انسانی اخلاق حسرت وہمدردی بلکہ انسانیت کو بے معنی اور مہمل لفظ سمجھنے لگتا ہے۔ اور خودغرضی حرص وطمع اور دوسروں کو برباد کر کے اپنے مفاد کا حصول اس کی زندگی کا نصب العین بن جاتا ہے وہ ہر وقت اسی تگ و دو میں پاگل کتے کی طرح مجنون مخبوط الحواس پھرتا رہتا ہے۔ مظلوموں اور بے کسوں کی فریاد و حالت زار سے اندھا بہرا اور گونگا بن جاتا ہے۔

اس لئے قرآن مجید نے دانش عمل کے قدرتی نتیجہ سے ڈراتے ہوئے عالم آخرت میں اس کی کیفیت وحالت کا نقشہ یوں کھینچا۔

الذین یاکلون الربوا لایقومون الاکما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس ذالک بانھم قالو انماالبیع مثل الربو (سورۃ البقرۃ ۲۷۵)

ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (آخرت میں خدا کے حضور) ایسی حالت میں کھڑے ہونگے کہ گویا ان کے بھوت پریت لپٹ گیا ہے اور وہ خبطی ہوگئے ہیں یہ اس لئے کہ انہوں نے خرید و فروخت کے معاملہ کو سود کے معاملہ کی طرح کہا ہے۔

تذکرو تدبر

قرآن نفس انسانی کیلئے کوئی انوکھا صحیفہ نہیں کہ جس میں اونچ نیچ نہ ہو محض یہ تو یاد دہانی اور فطرت کی طرف ترجمانی ہے قرآن اپنے اوپر تذکرو تدبر کی دعوت صرف ان ذی شعور نفوس کو دیتا ہے جنہیں وہ یعقلون اور اولو الالباب کے القاب سے پکارتا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

کذالک نفصل الآیات لقوم یتفکرون (سورۃ یونس)

کذلک یبین اللہ لکم ایاته لعلکم تعقلون ۔(سورۃ النحل) تذکرو تدبر کے بارے میں کسی شاعر نے کیا خوب ہی کہا ہے

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ایک ٹوٹا ہوا تارا

پیشین گوئی:

حقیقت بات تو یہ ہے کہ آج وہ دور نظر آرہا ہے جس کی پیشین گوئی نبی آخر الزماں ﷺ نے آج سے سو سال قبل فرمائی تھی کہ

یاتی علی الناس زمان یاکلون الربا فمن لم یاکله اصابه عن غباره (نسائی، ترمذی، ابن ماجه)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ عام طور پر لوگ سودخوری کریں گے کوئی شخص سود سے بچنے کی کوشش بھی کرتا ہے تو وہ بچ نہیں پاتا کیونکہ وہ ایک ایسے معاشرے کا فرد ہے جو سراسر سودی معیشت کے بل بوتے پر چل رہا ہے۔

ہمارے ملک کا پورا اقتصادی و معاشی نظام لین دین خرید و فروخت سب کچھ غیر اسلامی اور سودی ہے لیکن اسلام نے سود کو کسی حالت میں برداشت نہیں کیا اور نہ کہیں اس کو جگہ دی کیونکہ معاشرتی اور اخلاقی تباہ کاریوں کے اسباب وعلل میں سب سے بڑا ذریعہ اور اہم سبب بھی سود ہے۔ بہر حال قرآن مجید ایک ضابطہ حیات ہے اور قرآن مجید کا مطالبہ ہے کہ اس ضابطہ حیات کے مطابق زندگی بسر کرو تو تم کبھی بھی ٹھوکر نہ کھاؤ گے۔ جو کچھ پہلے ہو چکا ہے اس سے توبہ کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول کرتا ہے اور اس کے گذشتہ گناہوں کو توبہ مٹادیتی ہے۔

دل مردہ دل نہیں اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا چارہ

قرآن مجید ہمارے ہر درد کی دوا، ہر مشکل کا حل اور ہر نکتے کی جامع تفسیر ہے اس لئے ہمیں دنیا میں اپنا کھویا ہوا وقار بحال کرنے کیلئے احکامات خداوندی کو حرز جان بنانا پڑے گا۔ آؤ آج سے سب مل کر اس بات کا عہد کریں کہ اپنے فکر وعمل کو کلام مجید کے تابع رکھیں گے تا کہ دوبارہ ہمدوش ثریا ہوسکیں۔